نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۱۰ مئی ۱۹۱۲ء | نمبر ۱۹

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ...... ا/

اُردو کی دوسری کتاب ۲/

اُردو کی تیسری کتاب ۳/

اُردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲/

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳/

رومن اُردو کا قاعدہ یکنگ صاحب کا ۶

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی و ا/ +

سی بی ہائی سکول لودیانا

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلّی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵/ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستورالعمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ...... عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ...... عاہ/

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ...... ہے/

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ...... ہے/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ہے	عہ	ہے
چوتھائی کالم	عہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	مہ
پورا کالم	للعہ	مہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۵	ماہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں +

نئی کتابیں فارسی اُردو

صحت } نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے۔ قیمت ۴/ +

حل مشکلات } پروفیسر جمیس صاحب۔ آر حصہ اوّل۔ ۶/ +

تحقیقِ بائبل } مصنفہ مرقس داوز صاحب۔ ۴/ +

طالبانِ حق } کینن فیبر صاحب ڈی۔ڈی۔ ۹/ +

رہنمائے تعلیم۔ ۴/ +
ویدک شائستگی۔ رومن اُردو۔

سوال وجواب

فارسی اردو	قیمت	۶ پائی +
رومن اردو	قیمت	۶ پائی +
گورمکھی	قیمت	۶ پائی +
بچوں کی پرورش	قیمت	ا/ +
تواریخ بائبل	قیمت	عہ/ +
حیات مسیح	قیمت	۱۲/ +
مسیح کا نمونہ	قیمت	۸/ +
سبدو غزلیں اُردو	قیمت	ا/ +
گورمکھی	قیمت	ا/ +

مس لوئیس ماسٹن صاحبہ کی تصنیفات

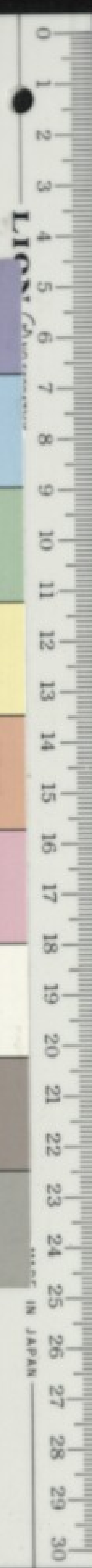
کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے۔

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/ +
۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳/ ۶/ +
۳۔ دولت لازوال اُردو ۳/ ۸/۔ رومن اُردو ۸/ +
۴۔ عزت بے مثال اُردو ۳/ ۵/۔ رومن اُردو ۸/ +
۵۔ اصلاح اخلاق ۴/ +
۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ا/ +
۷۔ بچوں کی پرورش ا/ +
۸۔ شادی کی بابت خیالات ا/ +
۹۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

دیگر کتب

۱۔ اسلام میں مسیح ا/ +
۲۔ ینابیع القرآن ۳/ +
۳۔ بائبل یا قرآن ۱۰/ +
۴۔ سیر ہند معہ تصویرات اُردو صہ/ +
۵۔ وشنو کے دس اوتار ۲/ +
۶۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲/ +
۷۔ ترک تناسخ ۴/ +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشاں

لودیانہ۔ جمعہ ۱۰ مئی ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

دہلی میں گرہن کے موقعہ پر جنا جی پر اتنی بھیڑ تھی کہ سات یاتری کچلکر ہلاک ہوگئے۔

حضور بیگم بھوپال کی تجویز ہے کہ دہلی میں ہندی لڑکیوں کی تعلیم کا ایک اعلےٰ سکول قایم کیا جائے۔

جہلم کے موضع نیلا بھتا میں ۵ مسلح ڈاکو آپڑے دیہاتیوں کے سخت مقابلہ میں دو ڈاکو قتل ہوئے۔

باقی سب بھاگ گئے دونوں لاشیں معہ ایک پستول کے ہاتھ آئیں لوٹیرے پٹھان پائے گئے ہیں۔

ہندوستان کے حادثات ریلوے سے پچھلے سال ۲۰۷۸ اشخاص ہلاک تھے ۱۸۶۹ زخمی تھے۔

حضور بیگم بھوپال نے حج مکہ کا سفرنامہ شایع کیا وہاں کی مصائب تحریر فرمائی ہیں۔

باغیاں خوست کی سرکوبی کے لئے کوئی افغانی فوج اب تک نہیں آئی۔ گورنمنٹ خوست بدستور محصور ہے۔

۳۰۰۰ باغیوں نے ماھن بازار و چھاونی پر حملہ کر کے پیٹ بھر کر تاخت و تاراج کیا حالت نازک

افغانی فوج قلعہ ماھن میں بند ہے۔ اُس نے دو بار دا کیا وسپاہی، منگال قتل ہوئے افغانی فوج لاچار ہے۔

کلکتہ میں غروب آفتاب کا قانون ۲۱ اپریل کو ختم ہوا۔ اس کی میعاد اضافہ نہ کرینگے۔

بمبئی میں ایجیٹ نام دخانی جہاز کا ایک مسلمان ملازمین ۱۲ ماہ قید کا سزایاب ہوا ہے۔

الزام ناجائز اسلحہ ہے ایک ریوالور اور ۴۸ کارتوس برآمد ہوئے لیکن لیسنس نہ اردو تھا۔

لارڈ ورپن کا بت یادگار لندن میں تیار کیا گیا۔ عنقریب مدراس کو روانہ کیا جاویگا۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون کی ۱۵۵۱ اکیس اور ۱۴۹۹ اموات تھیں۔ پنجاب میں ترقی زیادہ ہے۔

صوبجات متحدہ میں ۳۸۸۲ مرے پنجاب میں ۴۹۹ بہار میں ۳۰۵ بمبوں میں ۲۶۔

شہر لاہور کے نئے مکان کوتوالی نیا بنائینگے تب تک عمارت دروازہ دہلی میں رکھی جاویگی۔

بمبئی کے مقام کارلیں ہند مریضان تپدق کے لئے ایک صحت گاہ قایم کی گئی۔ حضور گورنر نے افتتاح کیا ؛

کلکتہ میں بھی تجویز ہے کہ مریضان تپدق کے علاج صحت کے لئے کوئی انسٹیٹیوٹ قایم کیا جائے۔

کلکتہ کارپوریشن بیوہ ڈاکٹر پی آر رائے کو ۱۲۰۰۰ دے گی وہ خدمت کرتے ہوئے طاعون سے مرگئے

نبوں کے مشنری کام کے لئے ڈاکٹر جفریز اور ڈاکٹر واسپر ولایت سے آتے ہیں سنجانے ڈاکٹر منیٹ وڈاکٹر پنیل۔

شاہجہانپور میں قریب ایک درجن بچے غائب ہیں۔ عمرا تا ۱۴ سال طرح طرح کی افواہیں مشہور ہیں۔

نہر ڈارڈونلز بدستور بند ہے۔ اس سے جہازی تجارت کا سخت نقصان ہو۔ برٹش گورنمنٹ اس پر متفکر ہے

برٹش وزیر اعظم نے زور دیا ہے کہ جلدی انتظام کیا جائے تاکہ جو تجارت رک رہی ہے۔ وہ کھلی رہے۔

لڑائی کے ایام میں تجارت کا حرج لازم ہے اور ہر حالت میں اس معاوضہ دلوانا آسان نہیں ہے تاہم برٹش گورنمنٹ ہر طرح کوشش کرے گی کہ آئیندہ نقصان ہونے پائے ٹرکی اپنی روش پر ثابت قدم ہے۔

پی او کمپنی نے جہازی سلسلہ کی تقویت کے لئے پونے دو کروڑ روپیہ کا سرمایہ بڑھانا منظور کیا ہے۔

ٹکمساس نام ایک مقامی دخانی جہاز خلیج سمرنا کے دہانے سے گزرتا تھا کہ سرنگ سے لگ کر تباہ ہوئے۔

اخبار کی بہار

لاہور کا ڈسٹرکٹ جیل خانہ اب سنٹرل جیل بنا دیا گیا ہے۔ اس نام کا بورسٹال سنٹرل جیلخانہ ہوگا اور اس جیلخانہ میں نوعمر اور نوجوان قیدی رکھے جائیں گے۔ تاکہ انگلستان کے مقام بورسٹال کے جیلخانہ کے نمونہ پر اُن کی تربیت ہو سکے۔

پٹیو کی رانی تہت کماری دیوی نے بادشاہ سلامت قیصر ہند اور ملکہ معظمہ کی تشریف آوری ہندوستان کی خوشی میں مقام ٹہلا ضلع ڈہاکہ میں ایک خیراتی شفاخانہ قائم کرنے کے لئے بیس ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے۔ شاباش۔

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں دیہاتی پنچائتیں آزمائشًا قائم کی جائیں گی۔ اور دیہات کی صفائی رکھنے کے لئے ان کو کچھ روپیہ ڈسٹرکٹ بورڈ سے دلایا جائیگا۔ اس بات کے لئے چند خاص اضلاع تجربہ کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔

پایونیر جو انگریزی کا نہایت وقیع روزانہ اخبار ہے غالبًا الہ آباد کی جگہ دہلی سے شائع ہوا کریگا۔ اس لئے کہ منتظمان اخبار نے گورنمنٹ آف انڈیا سے تین ایکڑ اراضی دہلی میں لینے کی درخواست کی ہے۔

علیگڈھ میں سرسید احمد خاں مرحوم کی چودھویں برسی کے موقعہ پر نواب وقار الملک نے سرسید اور گورنمنٹ کے تعلقات پر تقریر کرکے بتلایا کہ گورنمنٹ کے کسی کام پر ایمانداری سے نکتہ چینی کرنا خواہ وہ کیسے ہی زور شور سے کی جائے بیوفائی سے تعبیر نہیں کی جاسکتی یہی پالیسی ہمارے سب سے بڑے لیڈر نے ہم کو بتائی ہے۔

نورافشاں:- اگر حد اعتدال سے متجاوز نہ کرے۔

لنڈن یونیورسٹی کو حال ہی میں کسی مخیر نے پندرہ لاکھ روپیہ عطا کیا ہے۔ لارڈ ہالڈین جو رائل کمیشن کی چیرمین ہیں ان کے پاس پندرہ لاکھ روپیہ اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ اس روپیہ سے لنڈن یونیورسٹی کی توسیع کے لئے عمارات خریدی جائیں۔ چنانچہ برٹش میوزیم کے شمالی جانب ڈیوک آف بیڈفورڈ کی جائداد خرید لینا منظور ہے۔ جہاں پر ہیڈکوارٹر بنائیں گے۔

برٹش گورنمنٹ نے جرمنی کے مقابلے میں اپنی بحری طاقت کا اعلان کیا اگر جرمنی عرصہ ۶ سال میں بارہ نئے جنگی جہاز آراستہ کریگی تو برٹش گورنمنٹ اکیس کا اضافہ کرے گی اگر جرمنی ۱۴ بنائے گی تو برٹش کے ۲۵ ہونگے اور اگر جرمنی ۱۵ جہاز اضافہ کرے گی تو برٹش گورنمنٹ ۲۰ نئے جہاز تیار کرے گی۔ اگر جرمنی کی کوشش ہے کہ برٹش بحری طاقت کی برتری میں فرق لاوے لیکن برٹش کا قطعی ارادہ ہے کہ وہ طاقت کے تناسب کو ہر صورت برقرار رکھے گی۔

امریکہ کے دریائے گیرو میں غضب کا طوفان آیا پانی کناروں سے چھلک کر پچاس میل کی دوری تک پھیل گیا۔ جس سے ہزارہا لوگ خانہ ہوگئے اور سینکڑوں دریا کے بہاؤ میں بہہ کر ڈوب مرے۔ علاوہ جات کشتیٹیں اور سواری میں سخت نقصان جان و مال کا بتلایا جاتا ہے۔

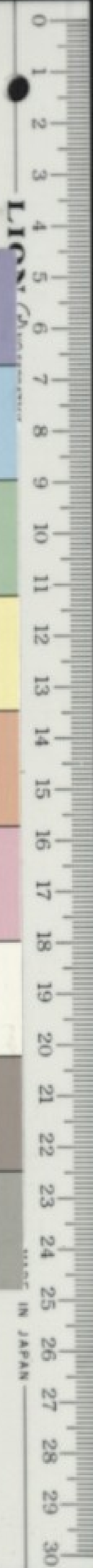
دیانند کالج لاہور کی رپورٹ بابت ۱۹۱۱ء سے معلوم ہوا کہ اس سال ایف اے کلاس کی پہلی جماعت میں ۲۷۰ دوسری ۲۴۱ بی اے کی پہلی کلاس میں ۱۰۶ دوسری ۹۹ انجینئرنگ کلاس میں ۹۴ ویدک کلاس میں ۵۴ لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ اس سال کالج کے اخراجات پر ۹۴۳۲۹ روپے صرف ہوئے اس سے ظاہر ہے کہ کالج میں خاطر خواہ ترقی کی گئی ہے۔

نانکن کی سپاہ میں ایک بغاوت نمودار ہوگئی ہے باغی سپاہیوں نے مکانوں اور دوکانوں کو لوٹا اور عمارت کو آگ لگادی۔ بعد میں کانٹن کی باقاعدہ فوج نے باغیوں کو گھیرا اور بہت سا لوٹ کا مال ان سے چھین لیا خبر ملی ہے کہ ۵۰ سپاہی لڑائی میں مارے گئے

تمام برٹش انڈیا میں ان شادیوں کی تعداد جو ۱۸۷۲ء کے بموجب رجسٹر کی گئی ہیں گزشتہ چالیس سال کے عرصہ ۱۹۱۱ء ۱۰۱۴ اشتی یعنی ۲۰۲۸ اشخاص نے اس قانون سے فائدہ اٹھایا۔ ان میں سے ۳۴۵ شادیاں صوبہ مدراس میں ہوئیں۔ ۵۰ صوبہ بمبئی میں ۸۲۰ بنگالہ میں صوبجات متحدہ میں صرف ایک پنجاب میں ۴۲ برہما میں مشرقی بنگالہ و آسام میں ۹۶ صوبجات وسطی میں ایک۔

لکھنؤ کی خبر کہ جوڈیشل کمشنر صاحب بہادر اودھ کے اجلاس میں ۴ اشخاص مسمیان رستم سنگھ، گیا پرشاد، لچھمن سنگھ اور انگد سنگھ کی طرف سے اپیل دائر تھی۔ ان چاروں اشخاص پر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند یہ جرم عاید تھا کہ انہوں نے ایک شخص سیتل سہائے کو قتل کر ڈالا۔ چنانچہ اس الزام میں ڈپٹی مجسٹریٹ صاحب فیض آباد نے اُن کا چالان کرکے سشن سپرد کر دیا۔ سشن جج صاحب بہادر نے یہ مقدمہ بمعہ اسیسران سماعت فرمایا اسیسران نے تمام واقعات اور شہادتوں پر غور کرکے چاروں ملزمان کو بے قصور قرار دیا مگر سشن جج صاحب بہادر نے اسیسران کی رائے نہ مان کر سب ملزمان کو سزائے پھانسی کا حکم دیدیا تھا۔ چنانچہ عدالت صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر لکھنؤ میں ان چاروں ملزمان کی طرف سے اپیل پیش ہونے پر عدالت عالیہ نے تمام شہادتوں اور واقعات وغیرہ کا معائنہ فرما کر قرار دیا کہ اسیسران کی رائے بالکل درست ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عدالت سشن کا فیصلہ خارج کیا گیا اور تمام ملزمان بری ہوگئے۔

منگل وار گزشتہ کو صبح سوا آٹھ بجے ایک زلزلہ لاہور میں محسوس کیا گیا اس کا اثر دور دور تک معلوم ہوا۔ شملہ میں بھی اس وقت آیا تھا۔ دیگر شہروں میں بھی اس قسم کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔



ایڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر ۱۵

نہ صرف حواریوں اور مسیح کے وقت کے عیسائی خاندانوں کی زندگیاں ہی اس بات کا اظہار کرتی ہیں کہ وہ اس چشمۂ فیض سے فیضیاب ہوئے تھے۔ مگر اس کے بعد زمانہ در زمانہ ہر سنہ کے مسیحی جو ایمان کی بدولت اس کے ساتھ پیوند ہوگئے تو وہی زندگی ان میں بھی سرایت کرگئی اور وہ اس کے وسیلے سے منور ہوگئے اور دنیا میں رہ کر اس آفتاب صداقت کی روشن کرنے والی کرنوں سے چمکتے رہے۔ تواریخ کلیسیا ایسے مسیحیوں کی زندگیوں کے بیانات سے بھری پڑی ہے۔ اگر ناظرین ملاحظہ کرنا چاہیں تو آسانی سے تواریخ کلیسیا کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔ ہر صدی میں ان کو ایسے مسیحی ملینگے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو راہ خدا میں دے ڈالا اور مرنے تک ایمان میں مضبوط اور امید میں قائم رہے۔ یہ واقعات مسیحیوں کے نہ صرف ایک ملک میں پائے گئے ہیں۔ بلکہ دنیا کے تمام ملکوں میں جہاں جہاں عیسائی مذہب پھیلا ہے مسیحیوں کو جاں تک اپنے مخالفوں کے حملوں کا سامنا کرنا پڑا ہے اور شہادت کے درجے تک پہونچنے میں بھی کوتاہی نہیں کی عنقریب تمام ملکوں میں کوئی نہ کوئی ایسا موقعہ ہو گزرا ہے کہ جس میں مسیحیوں پر ایذا رسانی کی نوبت آئی ہے اور اُن کے ایمان آزمائے گئے ہیں اور وہ شہید کئے گئے ہیں۔ اور یہ اعلیٰ درجہ کی عملی دینداری ہے جو کسی نام کے اور جھوٹے مسیحی میں ہرگز نہیں سکتی۔ بلکہ یہ زندگی ہے جو اس چشمۂ زندگی سے اپنا تعلق رکھتی ہے جو تمام نعمتوں اور برکتوں کا سرچشمہ اور منبع ہے۔

ہمعصر قادیان مورخہ ۲ مئی ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۳ تیسرے کالم میں ''ایک غلطی کی اصلاح'' کے عنوان سے ہمارے ایک نوٹ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ ہم بے فائدہ جھگڑا کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم اس معاملے میں اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنے ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں کہ ہمارے مذکورہ بالا فقرہ میں بجائے یورپ کے لفظ کے امریکہ سمجھا جائے۔ اب چونکہ ان کے ایسا لکھنے سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ موجودہ مشن کمپونڈوں کو مشنری صاحبان امریکہ کی خیرات سے مفت خوروں کو بھر لیتے ہیں۔ اس پر ہماری عرض ہمعصر سے یہ ہے کہ ان کو معلوم ہے کہ ہماری مشن کا کام کہاں کہاں جاری ہے اب وہ تکلف اُٹھا کر ہم کو ان مفت خوروں کی مکمل فہرست شائع کرکے بھیجدیں جن کو وہ جانتے ہیں اور ہم اس کے بعد اپنی ڈیفنس میں ثابت کرنے کے ذمہ دار ہونگے کہ اس فہرست میں ایک بھی مفت خورہ نہ ہوگا۔ کیونکہ مشن کسی شخص کو بغیر کام اور خدمت کے ایک پائی بھی نہیں دیتی بلکہ ہر سال سب کی تنخواہوں کا اسٹیمیٹ تیار ہوتا ہے جس کے مطابق خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر ہمعصر ایک بھی مفت خورہ مشن میں ثابت کردے تو اس کا قول سچا ورنہ ہمعصر کے دروغ گوہونے میں کوئی کلام نہیں ہوگا۔ اس لئے ہم ہمعصر کی طرف سے انتظاری میں رہیں گے کہ وہ جلد ہم کو ایسے مفت خوروں کی فہرست بھیجیں اور ہم اس کی پڑتال کرکے دیکھیں کہ سچ اور جھوٹ کہاں ہے؟ ہمعصر کو واضح ہو کہ مشن کا کوئی لنگر خانہ نہیں ہے کہ جہاں مفت خوروں کو مفت روٹی ملتی ہو سب کو اپنا اپنا کام کرکے کھانا پڑتا ہے۔ ہم کو امید ہے کہ ہمعصر اپنے اس نوٹ کی بھی اصلاح کرینگے۔ کیونکہ یہ ایک صریح اتہام ہے جو وہ ناحق مسیحیوں پر لگاتے ہیں جس کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔

امسال آریہ سالانہ جلسہ لودیانہ میں جو لیکچر ہوئے۔ جیسا کہ ہم گزشتہ ہفتہ میں لکھ چکے ہیں ان میں سے اس بات پر زور دیا گیا کہ پراچین ویدک زمانہ از سر نو واپس لانے کی کوشش کرنا ہر ایک آریہ کا فرض ہے۔ پر اگر غور کیا جاوے تو یہ بات ماننی پڑیگی کہ وہ گزرا زمانہ جس کی پھر خواہش کی جارہی ہے کیسا تھا تو اس کے لئے ہم کوروں اور پانڈوں اور مہابھارت وغیرہ کے جنگی واقعات سے نظیریں پاکر کہہ سکتے ہیں کہ وہ قدیم زمانہ کچھ بہتر نہیں تھا۔ اگر آریہ مہاشے ہم کو گذرے زمانہ کی خوبیاں بتا دیتے تو یہ امر زیادہ صاف ہوجاتا اور ان کی اس زمانے کی انتظاری کرنا بھی مناسب ہوتا۔ آریہ لیکچرار ہمیشہ آریہ سماجوں کے میمبروں پر کھڑے ہو کر بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں مگر ان کے ثبوت میں وہ کوئی کافی دلائل نہیں دے سکتے ہیں صرف زبانی جمع خرچ سے کیا بنتا ہے؟ ایک لیکچرار نے بدھ اور کپشب چندر سین اور محمد اور یسوع مسیح کی تعلیم کو وید سے نکلا ہوا بتایا اور سوامی دیانند صاحب کو سب سے افضل اور بزرگ ٹھہرایا اور دوسروں کی تحقیر کی گئی۔ سناتن دھرم کا بھی خوب خاکہ اڑایا گیا۔ یسوع مسیح کی موت پر اعتراض کئے گئے۔ لیکن جب اس کا ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو کچھ آواز نہیں آتی۔ ہم کو تعجب تو یہ آتا ہے کہ ایسے لیکچرار صاحبان کبھی بھی آریہ اصولوں اور تعلیموں کی نسبت لیکچر نہیں دیتے جو ایک ضروری بات ہے۔ پر ہمیشہ الزامی اور ادھر اُدھر کی باتوں سے گھر پورا کرتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا کوئی صداقت کا ثبوت ہوسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسا کرنے سے آریوں کی بدنامی ہی ہوتی ہے اور یہ شہرت پھیل رہی ہے یہاں تک نوبت آتی ہے کہ آریہ سماج بجائے مذہبی جماعت ہونے کے ایک پولیٹیکل باڈی کہلانے کا مستحق سمجھا جاتا ہے ورنہ اور کچھ وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ ایک مذہبی بے نقصان جماعت کو ایسا نام دیا جاوے۔

اگر وید میں اور اس کی تعلیم میں فضیلتیں ہیں تو کیا اُن کا ظاہر کرنا سماج کا فرض نہیں ہے؟ مذہب کی صداقت کے لئے اثباتی پہلو لینا زیادہ مفید بہ نسبت

نقی کے پہلو کے۔ کیونکہ جب آریہ صاحبان یہ دکھلادیں کہ وید کی تعلیم دیگر تمام کتابوں کی تعلیم سے افضل اور برتر ہے تو کون اسکو رفتہ رفتہ نہ مانیگا؟ سچائی کی تو آخر کار جے ہوتی ہے۔ پر ادہر اودہر کی باتوں سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ اس سماج کو چندہ خاطر خواہ ہرسال وصول ہوجاتا ہے۔

محبت ایک ایسی پیاری اور دل کو لبھانے والی چیز ہے کہ جس کسی کی طرف سے یہ ظاہر ہوگی دوسرا اُس پہ فدا نظر آئیگا۔ انسانوں سے لیکر حیوانوں تک یہ بات دیکھنے میں آئی ہے۔ کہ محبت میں بڑی کشش اور طاقت ہے جو بغیر اثر کئے نہیں رہتی جس اندازے تک محبت کی جاوے گی اس کے مطابق دوسری طرف سے اس کا اظہار اسی قدر ہوگا۔ اگر زیادہ نہ ہو پر ضرور ہوگا اسلئے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے پیرؤں کا خاص نشان محبت ہی ٹھہرایا ہے اور اس ہی کے وسیلے سے وہ دوسرے لوگوں سے تمیز کئے جائیں گے۔ اور یہ ۱۹ سو برس سے ظاہر ہورہا ہے۔ اگر محبت کا کام دین عیسوی کا اصول نہ ہوتا تو یہ ہرگز تمام دنیا میں اس طرح سے پھیل نہ سکتا جس طرح سے اب یہ عالمگیر ہوا ہے۔ غرض کہ دین عیسوی کی خاص تعلیم یہ ہے کہ خدا محبت ہے۔ مسیح محبت ہے۔ اور اس کے پرستاروں کو محبتی بننا لازم ہے۔ بلکہ خداوند یسوع مسیح کی اعلیٰ تعلیم بڑھ چڑھ کر یہ ہے کہ اپنے دشمنوں کو بھی پیار کرو۔ اس سے بڑھکر اور کیا محبت ہوسکتی ہے؟ علاوہ اس محبت میں بڑی خوبیاں ہیں جنکا ذکر رسول بڑی تفصیل سے اپنے خط میں کرتا ہے۔

(۱) محبت صابر ہے (۲) ملایم ہے۔ (۳) حسد نہیں کرتی (۴) شیخی نہیں کرتی (۵) پھولتی نہیں (۶) بے موقعہ کام نہیں کرتی (۷) خودغرض نہیں (۸) غصہ ور نہیں (۹) بدگمان نہیں (۱۰) ناراستی سے خوش نہیں (۱۱) سب باتوں کو پی جاتی ہے (۱۲) سب کی برداشت کرتی ہے (۱۳) کبھی جاتی نہیں رہتی (۱ کرنتھیوں ۱۳: ۴-۸)

ڈاکٹر ای سی جاشوا اور مسز این جاشوا صاحب نے سبزی منڈی دہلی میں اپنے طور پر ایک چیریٹیبل ڈسپنسری کھول رکھی ہے جو عرصہ دو سال سے چل رہی ہے۔ سال گذشتہ کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ ۲۲۳۲۰ مریضوں کا علاج اس میں کیا گیا۔ آمدنی و خرچ کا حساب بھی اس رپورٹ میں درج ہے اور ان صاحبان کا چندہ بھی درج ہے جنہوں نے اس کار خیر میں امداد دی ہے۔ ہم اس رفاہ عام کام کے لئے ڈاکٹر صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ان کے اس کام پر خدا کی زیادہ برکت ہو اور جو اس کے متعلق دینی کام خدا کی بشارت دینے کا ہوتا ہے اس کے وسیلے سے بہت سی روحیں سچائی جانیں اور اس خدمت سے دنیاوی اور دینی فایدہ پہنچ سکے۔

خداوند یسوع مسیح کی تمام باتیں جو اس نے اپنے منہ سے دنیا میں رہتے ہوئے فرمائیں آدم زاد کے لئے نہایت مفید اور غور طلب ہیں اور جتنا کوئی شخص ان کو غور سے سوچیگا۔ اتنا ہی زیادہ وہ اُن کی گہرائی اور صداقت کا قایل ہوگا۔ خداوند یسوع مسیح کے قول و اقوال انسانی نکتہ خیال سے نہیں تھے پر چونکہ وہ الٰہی شخص تھا اس کی اصل غرض روحانی تھی۔ اس کا طرز تقریر تمثیلی تھا۔ چنانچہ اس کی تمام تعلیمات تمثیلوں ہی میں بیان ہوئی ہے۔ پر اُن کے سمجھنے کے لئے روحانی ادراک چاہئے۔ نفسانی آدمی کی نظروں میں وہ محض بے وقوفیاں معلوم ہونگی لیکن روحانی سمجھ والے انسان کے لئے وہ بیش بہا موتی کی لڑیاں ہیں جن سے اس کو روحانی قوت اور طاقت حاصل ہوگی جہاں کہیں انجیل کی بشارت دی جاتی ہے۔ اس کے بالمقابل لوگ اعتراضات کے پہاڑ کھڑے کرتے ہیں گویا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ انجیل کی تعلیمات اُن کی عقل میں کم درجے کی خلاف عقل باتوں سے مشمول ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ انجیل مقدس میں بہت سی فوق العقل باتیں ہیں جنکی پوری سمجھ ہم کو آنی ناممکن ہے کیونکہ ہمارے خیال محدود ہیں اور خدا کی باتیں لامحدود اور فوق العقل ہیں۔ پر جس قدر ان اسرار الٰہی کا مکاشفہ الہام الٰہی سے کیا گیا ہے۔ اس کو ایمان سے قبول کرنا مسیحی کا کام ہے پر غیر مسیحی لوگ چونکہ اس ایمان کے قایل نہیں ہیں سینکڑوں اعتراضات اپنی عقل انسانی کے تنگ احاطے کے وسیلے سے دین عیسوی کی تعلیمات پر کرتے ہیں اور سچائی اور نجات سے محروم رہتے ہیں۔

ریویو

باغ دل*

The garden of the heart.

اس نام کا ایک Quarterly سہ ماہی رسالہ Women's Auxiliary of the C. L. S. for India

کی طرف سے اینگلو ورنیکلر میگزین بڑی آب و تاب سے انڈین لیڈیز کے فایدے کے لئے لودیانہ سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس میں علاوہ عمدہ اور مفید عام مضامین کے کشیدہ کے عمدہ نمونے بھی نکلا کرینگے۔ اس سے نوجوان لڑکیوں کو انگریزی زبان کی مہارت سیلف سٹڈی سے خاطر خواہ ہوسکتی ہے اور تعلیم یافتہ نوجوان عورتوں کے دل بہلانے اور معلومات کا ذخیرہ پیدا کرنے کیلئے یہ میگزین ایک بہت مفید ذریعہ ثابت ہوگا۔ باوجود اتنے فایدوں کے اس کی قیمت صرف مع محصول ڈاک ایک روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے چاہئے کہ کوئی گھر اس رسالہ سے خالی نہ ہو۔ اس کا اول نمبر سب طرح سے قابل دید ہے کئی ایک تصویروں اور بیل بوٹوں سے یہ نمبر دلکش ہے جس کے مضامین بھی نہایت دلچسپ ہیں اگر اس طرح سے لایق و فایق مس صاحبان اپنی قلموں کو اسکی خدمت کیلئے اٹھایا کرینگی تو یہ رسالہ ہر صورت سے عام پسند ہوجائیگا۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ بشرط عام پسند ہونے کے جلد ماہواری رسالہ بھی کیا جائیگا پتہ ذیل سے یہ سہ ماہی رسالہ ملسکتا ہے۔ پادری ای ایم وہیری صاحب ڈی ڈی آنریری سیکرٹری سی ایل ایس لودیانہ

اقتباس

لوہے کی قلم کا ایجاد

لوہے کی قلم سے ہر ایک واقف ہے اور استعمال میں بھی لاتے ہیں۔ پر اُس کے ایجاد کی نسبت کہ کیونکر وقوع میں آیا اور کس نے کیا۔ انگلستان کی ایک بستی میں ایک شخص جوزف گلوٹ نامی رہتا تھا اور زیور بناتا اور ان پر نقش و نگار بناتا تھا۔ ایک دن جبکہ وہ اپنے نقش و نگار کے کام میں مشغول تھا۔ دفعتہً اس کے اسپات کے اوزار کا سرا ٹوٹ گیا۔ اُس نے اُس کو زمین پر پھینک دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اُس کو ایک خط لکھنے کی ضرورت پڑی اس نے اپنے پر کے قلم کی تلاش کی۔ کیونکہ اُس زمانہ میں لوگ دکویل یعنی پر ہی کے قلم سے لکھتے تھے نہ ملا۔ آخر کار اس نے زمین پہ نگاہ کی پر کا قلم تو نہ ملا پر اس ٹوٹے ہوئے اوزار کی نوک پر نظر پڑی اس نے اُسکو اُٹھا لیا اور کہا شاید میں اس سے لکھ سکوں لکھنا شروع کیا نہایت عمدہ لکھائی ہوئی۔ یوں لوہے کے قلم کا ایجاد ہوا جو (کویل) پر کے قلم پر فوقیت لے گیا اور تمام دنیا میں رائج ہو گیا۔ (رفیق نسواں)

مخزنِ مسیحی:- یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیا اور ملکی خبریں کریمن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں۔

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ آنے سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

مفید کہانی

چھوٹی لڑکی

گزشتہ سے پیوستہ

پادری صاحب نے پوچھا کہ کیا تم کہتے ہو کہ کا پ مر گیا؟

گڈریے نے جواب دیا کہ اُس کو مرا ہوا ہی سمجھئے۔ کاش کہ وہ مر ہی جاتا ورنہ مجھے اس کو مارنا پڑیگا۔ لڑکی نے کہا کیا او گر کیا کہتے ہو۔

اے صاحبزادی اسکو ذبح کیجئے۔

پادری صاحب نے کہا او گر کیوں یہ لفظ استعمال کرتے ہو۔ تمہارے کاپ کے برابر تو کوئی دوسرا کتا اس کُل گاؤں میں بھیڑ بکریوں کی محافظت کے لئے نہیں ہے۔

گڈریے نے جواب دیا کہاں صاحب یہ تو میں جانتا ہوں پر اب وہ میرے کام کے لائق نہیں ہے۔ اور میں اسکو کھلا نہیں سکتا میں ایک دوسرا کتا لونگا۔

پادری صاحب نے پوچھا کہ کاپ کو ہوا کیا ہے؟

گڈریے نے آہ سرد بھر کر جواب دیا کہ صاحب چند لڑکے پتھر پھینک رہے تھے اور اُن میں سے ایک نے کاپ پر نشانہ لگایا اور ایسا پتھر مارا کہ اُس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ایسا کہ وہ مشکل سے گھر پہونچا اور اسی وقت سے وہ وہاں پڑا ہوا تڑپتا ہے۔ بیچارہ ہل بھی نہیں سکتا۔ اُس کی تکلیف دیکھکر میرا دل دکھتا ہے۔ بہتر ہوگا کہ وہ مر جائے میں نے ارادہ کیا ہے کہ آج اس کا کام تمام کر دوں۔

باقی آئندہ

مراسلات

فرزندی

گزشتہ سے پیوستہ

یہ ایک چھوٹا سا جملہ ہے۔ مگر اس کی تہ میں اس بیٹے کے لئے ایک نہایت لمبا اور کٹھن سفر نظر آتا ہے۔ وہ دور دراز ملک کو چلا گیا تھا۔ سو معلوم نہیں کہ کتنے دن یا مہینوں اُس کا سفر طے ہوا ہوگا۔ بیچ جس دیس کی تمثیل ہے وہ ایک پہاڑی دیس تھا۔ کہیں ترچھائی کہیں اترائی کہیں پگڈنڈیوں میں بعض جگہ پر ایک پاؤں سے زیادہ ٹکانے کی گنجائش نہیں اگر پاؤں پھسل جائے تو نیچے گہرا کھڈ اور اس میں شاید کوئی ندی اور نالا بہ رہا ہے۔ کہیں کہیں وحشتناک جنگل اور موت کے سایہ کی وادی۔ مسافر اکیلا کوئی ساتھی نہیں۔ مددگار نہیں۔ راہ میں کہیں پناہ نہیں۔ شاید کتنی راتیں اُس نے راہ کے کنارے جنگلوں میں کاٹی ہونگی اور درندوں کی خوفناک آوازوں سے جان کو ہتھیلی پر رکھا ہوگا۔ اُس کے پاس پیسہ یا کوڑی نہیں تھی۔ اس دیس میں کال پڑا ہوا تھا۔ کوئی کسی کو کھانے کو بھی نہیں دیتا تھا سو اس کٹھن سفر میں بھوکا مسافر درختوں کی چھال اور پتوں یا کسی قسم کے جنگلی میووں سے جن کو لوگ کھاتے نہیں گوارا کرتا ہوگا۔ اب بتاؤ کونسی چیز تھی جو اُس ننگے اور بھوکے بیچارہ کو اپنے باپ کے گھر کھینچا لے گئی یاد رہے وہ چیز فرزندی کے محسوس کرنے پر تھی۔

"میرے باپ" اس جملہ میں تھی۔ پیارے بھائی باپ کے ہاں پہونچنا بہت آسان نہیں۔ اس راہ میں بڑی بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ کہیں دنیا کا پیار کہیں نا امیدی کی دلدل کہیں شیطان کی دوڑ دانی

صورت لیکن اگر "میرا باپ" یہ جملہ مد نظر میں رہے تو فوراً بیٹا گھر پہونچ جائیگا۔" وہ ابھی دور ہی تھا کہ اُسے دیکھکر اُس کے باپ کو ترس آیا اور دوڑ کر اُسے گلے لگالیا۔ اور بوسے لئے" (آیت ۲۰) اس آیت میں باپ کی حقیقی تصویر کھینچی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ باپ پیشتر ہی سے بیٹے کے لئے انتظار کر رہا تھا۔ چھوٹا بیٹا کام پر گیا ہوا تھا۔ اور باپ گھر ہی میں تھا۔ اس سے یہ بھی گمان ہو سکتا ہے کہ جب سے چھوٹا بیٹا گھر سے چلا گیا تب سے باپ سب کام کاج چھوڑ کے اُس کے لئے انتظار کر رہا تھا۔

ہم خدا باپ کے لئے ایسا خیال تو کر نہیں سکتے کہ وہ اپنے گم گشتہ فرزندوں کے لئے انتظار کرتا ہے۔ "خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم ہے کہ شریر کے مرنے میں مجھے کچھ خوشی نہیں بلکہ اس میں ہے کہ شریر اپنی راہ سے باز آئے اور جئے۔ "باز آؤ تم اپنی راہوں سے باز آؤ۔ تم کاہے کو مروگے اے اہل اسرائیل"۔ حزقی ایل ۳۳: ۱۱ "بیٹے کو دیکھکر باپ اُٹھا اور دوڑ کر اس کو گلے لگالیا اور بوسے دیئے۔ یہ سب پیار کے نشان ہیں۔" "خدا کے نزدیک جاؤ تو وہ تمہارے نزدیک آئیگا"۔ (یعقوب ۴: ۸)

. . . . . . بیٹا اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے (آیت ۲۱) مگر باپ اس کا ذکر تک نہیں کرتا۔ خداوند کہتا ہے کہ "میں اُن کی بدکاری کو بخش دونگا اور اُن کے گناہ کو یاد نہ کرونگا" (یرمیاہ ۳۱: ۳۴) بیٹا کہتا ہے کہ "میں اب اس لائق نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں" (۲۱ آیت) باپ اس کا کچھ جواب نہیں دیتا۔ وہ نوکروں کو جامہ۔ انگوٹھی و جوتی اور پلے ہوئے بچھڑے کے لئے حکم دیتا ہے بیٹے کے اقرار میں ایک جملہ نہیں پایا جاتا۔ جس کے کہنے کا پہلے اس کا ارادہ تھا "مجھے اپنے مزدوروں جیسا کرلے"۔ . . . . ہم جب باپ سے دور رہتے تو اُس کے مزدوروں جیسا ہونے کی تمنا رکھتے ہیں۔ لیکن جب نزدیک آتے اپنے کو باپ کے سینے میں چھپے ہوئے پاتے تو مزدوروں جیسا ہونے کی خواہش جاتی رہتی ہے تب تو باپ کو باپ اور اپنے کو فرزند دیکھتے ہیں۔ پیارے بھائی کیا تم کبھی اس تجربہ میں سے گذرے ہو؟ جب باپ نے گلے لگالیا تو کامل معافی ہوگئی۔ فرزندی کا حق مل گیا۔ "میرا یہ بیٹا مردہ تھا اب زندہ ہوا۔ کھویا ہوا تھا اب ملا ہے"۔ پیارے بھائی کیا اب بھی فرزند ہونے میں کچھ باقی رہا؟ فرزندی کی باقی باتوں کو چھوڑ کر ایک خاص بات کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ موٹے بچھڑے کا ذبح کیا جانا ہے۔ یہاں کے بیان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک خاص موٹا بچھڑا رکھ چھوڑا گیا تھا جو اس وقت بطور سلامتی کی قربانی چڑھایا گیا سلامتی کی قربانی میل کا نشان ہے اور مسیح ہماری سلامتی کی قربانی ہے۔ ہماری فرزندی مسیح میں ہے۔

فرزند ہونے کے حق کو ناچیز جاننا:۔ اس تمثیل سے معلوم ہوگیا کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم کو اپنے فرزند کا حق عطا کرے۔ لیکن افسوس ہے کہ بہتیرے جو اپنے کو مسیحی کہلاتے ہیں اس حق سے واقف نہیں۔ ہم پیدائش کی کتاب میں پڑھتے ہیں کہ عیسو نے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق ناچیز جانا۔ پیدائش ۲۵: ۳۴۔ اُس نے ریبلے کی مسور کی دال کے پیچھے ایسے بڑے حق کو کھودیا۔ اس بیان کو پڑھکر اکثر ہم ہنستے ہیں۔ لیکن پیارے بھائی کیا ہم میں بہتیرے عیسو کی طرح نادان نہیں ہیں؟ ہم شاید سو روپیہ کی چوری نہیں کرتے ہیں لیکن ایک غریب قلی کی مزدوری میں سے ایک پیسہ رکھ لینے میں ہچکچاتے نہیں۔ کیا اس بیچارے کا ایک پیسہ مار لینے سے ہم اپنے بیٹے ہونے کا حق کھو نہیں دیتے ہیں؟ کیا یہ خدا کے فرزند کے لائق ہے کہ کسی کا ایک پیسہ مارے چاہے وہ غریب ہو چاہے وہ امیر ہو؟ پر عام بات چیت اور برتاؤ میں ہم علق عیال نہیں رکھتے ہیں کہ ہم خدا کے فرزند ہیں اور ایسی باتیں کرتے ہیں جو خدا کے فرزند کے لائق نہیں۔

باقی آئندہ۔

"وہ آگیا"

باغ میں گل کھلے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
انگلیاں سرو اٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

اخبار نورافشاں کی دھاک میرے کانوں میں مدت سے پڑ رہی تھی۔ لیکن بحکم شنیدہ کے بود مانند دیدہ میں اس کے محاسن سے فی الحقیقت واقف نہ تھا۔ بالآخر میں نے اُس کی خریداری منظور کی اور یہ لمعات نور کو بانغ کرتا ہوا پہونچا۔ اُس کے مطالعہ سے خانۂ دل شعاع نور ازلی سے منور ہوا اور آئینہ خیال میں مسیح کی اُلفت لایزلی کا تصور بندھ گیا ؎

ہم ہے اور اُس سے شمع ہے روشن۔
نور اُس کا شرر ہمارا ہے۔

گو نورافشاں بلحاظ مضامین اور ترتیب کے ایک اعلےٰ درجہ کا پرچہ ہے۔ لیکن میں یہ کہنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خداوند یسوع مسیح نے جس قدر مذہبی تعلیم پھیلانے کی تاکید کی ہے۔ اسی قدر اخلاقی تعلیم کو مدنظر رکھا ہے کیونکہ مذہب کی پختگی کے واسطے اخلاق کی درستگی مقدم ہے۔ تا وقتیکہ اخلاقی ضعف انسان کے دل سے رفع نہ ہو جائے۔ مذہبی اصول کو کماحقہ دستورالعمل بنانا مشکل بلکہ غیر ممکن ہے۔ اس لئے میں عالمان دین مسیحی سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اس پہلو کو نظرانداز نہ کریں اور اخلاقی مضامین کی اشاعت سے نورافشاں کی وقعت کو دوبالا کریں۔

دوم اخبار نورافشاں چونکہ زبان اُردو میں ہے۔ اس لئے یہ امر لابدی ہے کہ اُس کی اردو اعلیٰ پایہ کی ہو۔

اُس کی شاعری خصوصاً زیادہ تر اصلاح طلب ہے۔ شاعری چونکہ اردو اور فارسی زباندانی کی جان

ہم اپنا کام و کاج چھوڑ کر [illegible] گمشدہ فرزندوں کے لئے

ہے اس لئے اس کی طرف توجہ زیادہ کرنی چاہئے۔ کم ازکم اوزان و ابحار کا خیال ضرور رکھنا چاہئے۔ مجھ کو سخت افسوس ہے کہ نور افشاں میں فن شاعری قابل داد نہیں بعض مسیحی شعرا اچھے شعر کہہ سکتے ہیں پھر وہ کیوں نور افشاں کی امداد میں قاصر ہیں؟ وہ کس لئے اس بیش بہا اخبار کی رونق کو نہیں بڑھاتے؟ کیا وہ اس اخبار کو بلحاظ شاعری کے گرا ہوا دیکھکر شاد ہیں؟ کیا وہ اسبات کو اپنا فخر سمجھتے ہیں کہ غیر مسیحی لوگ ہماری شاعری کو دیکھکر قہقہہ لگادیں؟ کیا ان کو اس میں کچھ لطف آتا ہے کہ مخالفین نکتہ چینی کرتے ہوئے ہم کو ٹھٹھے میں اڑادیں؟ کیا ان میں حس اخوت بالکل معدوم ہے؟ کدھر ہیں مسیحی شاعران شیریں بیان۔ کہاں ہیں سخنوران رطب اللسان؟ ذرا بیدار ہوں اور قلم پکڑیں اس اخبار کو خوبیوں سے مزین کریں ؎

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی

بعض مسیحیوں کا قول ہے کہ اگر عبارت غلط ہو تو مضائقہ نہیں غرض مطلب سے غرض ہے۔ یہ فلسفہ اُن اشخاص پر عاید ہوتا ہے جو علم سے بے بہرہ ہیں۔

اور جو ع

حائے حطی سے گدحا لکھتے ہیں ہوزے ہار

لیکن اکثر عیسائی احباب تعلیم یافتہ اور خدا کے فضل سے ماہر ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسقام کو رفع نہ کیا جاوے؟ اگر غرض مطلب کا ہی اظہار کرنا ہے تو سلیس اردو میں کرنا مناسب ہے۔ نظم کی ٹانگ توڑنے کے لئے دماغ زنی کرنا کیا معنے؟

شاعری طبع آزمائی کا نام ہے۔ اُردو ہو یا فارسی اخلاقی ہو یا مذہبی سب قسم کی عمدہ نظمیں نور افشاں میں آنی چاہئیں تاکہ اس کا فروغ روز بروز افزوں ہو۔ یہ چونکہ اخبار کی صورت لئے ہوئے ہے۔ لہذا اس کو غرض اظہار مطلب پر ہی چھوڑنا ہمت سے بعید ہے۔

پس اس کے معاونین کو لازم بل الزم ہے کہ اس کو حتی الوسع ترقی دینے کی سعی کریں۔ السعی منی و نصر من اللہ۔ ؎

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

حقیر نصیر الدین خاں۔ نصیر
ازمقام سیدگی ضلع بنوں۔

ہندوستان کا تارہ چھپ گیا۔

یوں مرنے کو تو ہزاروں مرتے ہیں۔ مگر جب ایسا شخص جو اپنی قوم اپنے وطن اپنے مذہب اور کل انسان کا خیرخواہ گذر جاتا ہے تو نہ صرف ایک خاندان یا معدودے چند لوگوں ہی کو غم میں مبتلا کر جاتا بلکہ ہزاروں کے رنج و غم و افسوس کا باعث ہوتا ہے۔ میرے بزرگ و کرمفرما پادری کرمر کر صاحب بی۔ ڈی مرحوم کے نام سے نہ صرف ہندوستان کے مسیحی بلکہ عنقریب کل دنیا کے اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ کے اصول اخلاق صحیح ہر بات کا مشاہدہ توجہ سے کیا کرتے۔ اُن کی رائے سلیم و مستقیم تھی۔ دینی خدمات کو ہر وقت مستعد افادہ معلومات میں سچے مہمان نوازی و نفس کشی اور سب کی خیرخواہی کے لئے ہر وقت کوشاں تھے۔ ملک کے سچے خیرخواہ اپنی قوم کے لئے جان نثار تاہم وہ کسی کے خوش کرنے کے ایسا کام ہرگز نہ کرتے تھے کہ جو اصول ایمان کے خلاف ہو۔ وہ خوش سلیقہ۔ نیک طینت مناسب طور پر فیاض بھی تھے۔ مردم شناس تھے۔ بمبئی و قرب وجوار میں جہاں انہیں زیادہ تر خدمت کرنے اور رہنے کا موقعہ ملا وہاں کے لوگوں پر آپ کے انتقال فرمانے کا سخت صدمہ پہونچا ہے بہتیرے اس طرف ایسے ہیں جنکو میں بخوبی جانتا ہوں کہ انہیں مسٹر کرمر کر کی ذات سے دینی و دنیوی فیض پہونچا اور جو طرح طرح کی خرابیوں سے بچگئے۔ اس وقت اُن کی زندگیاں اور لوگوں کے لئے نمونہ ہیں۔ مسٹر کرمر کر کی اپنی عین وحیات میں اپنی زندگی خدا کی خدمت میں صرف کرنا اپنا فرض منصبی جانتے تھے۔ دینی خدمات کے ہر محکمہ میں اُن کا نام اور وہ ہر جگہ مستعد و موجود مانے جاتے تھے۔ جب کوئی شخص کہیں سے ان کے ملنے کو آتا تو بعض لوگوں کی طرح اکتاتے نہ تھے اور نہ ہر کس و ناکس سے ملنے سے احتراز کرتے۔ ہر وقت بنگلہ پر رات کے ۱۲ بجے تک ہر قسم کے لوگوں کا مجمع رہا کرتا۔ کہیں راجہ کولاپور یا اعلےٰ درجہ کے امرا آئے ہوئے ہیں تو کہیں کوئی بے چارہ غریب بھکاری بھی بے تکلف نام سنکر آن موجود ہوا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعضاً پادری صاحبان مسافر غریب کی آہٹ سن کر کم توجہی اور لاپرواہی کے پردے میں چھپ جاتے ہیں یا دیکھ لیا تو دو چار اس قسم کے سوال کئے کہ

دل میں اٹک کے رہ گئی سائل کی آرزو

وہ بے چارہ دبے پاؤں واپس ہوگیا اور پھر ادھر رُخ کرنے کی جرات نہ کی۔ مگر کرمر کر صاحب ایسے لوگوں کے ہر وقت معاون و مددگار اور خیرخواہ رہے۔ جنکو لوگوں نے مطعون اور مردود کر کے نکال دیا تھا ان کی ذات بابرکات سے اور اُن کی اہلیہ مسس کرمر کر ایم ڈی کی محبت اور حب الوطنی سے اہل دکن کو بہت کچھ فیض پہونچا۔ جو محتاج بیان نہیں۔ تاہم کرمر کر صاحب سے جو لوگ مستفیض ہوئے ہیں وہ اُن کی تعریف مختلف اخباروں میں کئے بغیر نہ رہیں۔ انگریزی اخبار بمبئی گارڈین اور اور اخباروں مرہٹی وغیرہ میں بھی آپ کا بہت کچھ تذکرہ ہے۔ اب ہماری دعا ہے کہ خدا اُن کے پس ماندگان کو

صبرجمیل عنایت کرے اور ہم مسیحیوں کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے

خاکسار

پادری جوزف بہاری لعل سی۔ ایم۔ ایس مشن اورنگ آباد۔

خیمہ بیابان میں

گذشتہ سے پیوستہ

اور اس امر کا قطعی ثبوت وہ الفاظ ہیں جنکو ابھی ہم نے اوپر پہلی سلاطین کے ۸ باب ۴ آیت سے اقتباس کیا ہے۔ لیکن ہایر گرٹکس یا خصوصاً ویل ہاسن الفاظ کی تفسیر کی نسبت آسانی سے اپنی باتوں میں گرفتار نہیں کئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ گو ویل ہاسن الفاظ "جماعت کے خیمہ" کی نسبت مقر ہے کہ وہ اس امر پر دلالت کرتے ہیں۔ جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا۔ تاہم وہ اُن کے حقیقی دلالت کے زور سے بری ہونے کی خاطر یہ بیان کرتا ہے کہ اس آیت میں الفاظ تبدیل کئے گئے یا ملائے گئے ہیں۔ یعنی وہ الفاظ اصلی عبرانی زبان سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں تاہم نہ وہ اور نہ کوئی ہایر گرٹکس کبھی بھی اس قابل ہوا کہ اپنے اس بیان کو کلام کی کسی آیت کے زور پر ثابت کرے۔ وہ اس امر کی کوشش کرتے ہیں کہ اندرونی شہادت سے اس معاملہ میں دلیل لاویں لیکن محض اندرونی شہادت اور اس قسم کی کمزور شہادت جس کو کہ گرٹکس پیش کیا کرتے ہیں امر مطلوبہ کے ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ علاوہ بریں یہ الفاظ "جماعت کا خیمہ" ہمارے موجودہ عبرانی اور سپتوجنیٹ بائیبل میں پائے جاتے ہیں۔ جس حال کہ ان دونوں ترجموں میں یہ الفاظ پائے جاتے ہیں تو کسی طرح سے ممکن نہیں کہ ویل ہاسن کی محض اپنی رائے ان کو تبدیل کرسکے۔ اس صورت میں ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ خیمہ جس کو کاہن اور لاوی موریاہ پہاڑ پر اٹھا کر لے گئے اور ہیکل میں رکھا زیادہ ضرور قدیم موسوی خیمہ تھا۔ ہم ایک اور آیت پہلے سلاطین کی کتاب سے اخذ کرتے ہیں۔ یہ سلیمان کے جبعون کے جانے اور قربانی چڑھانے کے بیان کا ایک حصہ ہے۔ یہ الفاظ سلاطین کے ۳ باب کی چوتھی آیت میں پائے جاتے ہیں۔ اور بادشاہ قربانی کرنے کے لئے جبعون کو گیا کہ وہ اونچا اور بڑا مکان تھا تب اُس باب کی دوسری آیت میں بادشاہ کے جبعون کے جانے کی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ لوگ اونچی جگہ پر قربانیاں کیا کرتے تھے۔ کیونکہ ان دنوں تک یہوواہ کے نام کے لئے کوئی مکان نہیں بنا تھا۔ "ان" اسباب پر بیاں دلالت کرتے ہیں جیسا کہ پہلی آیت میں تشریح کی جاتی ہو جن میں کہ "سلیمان اپنا محل اور خداوند کا گھر بنا چکا" اور تب پوری آیت اس امر کی طرف دلالت کرتی ہے کہ کم از کم ایک سبب سلیمان کا جبعون میں قربانی کرنے کا یہ تھا کہ ان دنوں میں لوگوں کے درمیان یہ رسم مروج تھی کہ وہ اونچی جگہوں میں پیشتر اس کے کہ ہیکل یروشلم میں بنائی گئی۔ قربانیاں گذرانا کرتے تھے۔ لیکن ہیکل کے بن جانے کے بعد معمولاً اور جائز قربانیاں نہیں گذرانی جاتی تھیں۔ پھر ایک اور سبب بتلایا جاتا ہے کہ کیوں سلیمان جبعون کو خصوصاً گیا کیونکہ "یہ اونچی جگہ تھی"۔ مگر یہ کیوں اونچی جگہ کہلاتی تھی۔ اس کے لئے بھی کوئی خاص حالت اور واقعہ ضرور متعلق ہوگا اب اُن جملہ تشریحات اور بیانات میں سے کوئی قرینہ ایسا طبعی نہیں معلوم ہوتا اور نہ اس سے کتاب مقدس کی دیگر تعلیمات کے ساتھ ایسے اچھے طور پر مطابقت رکھتا ہے۔ جیسا کہ یہ امر ہے کہ یہ امتیاز اس لئے جبعون کو منسوب کیا جاتا تھا کہ موسوی قدیم خیمہ معہ پیتل کے مذبح کے اب تک اس جگہ موجود تھے ضرور ہے کہ اس جگہ کی خاص فضیلت کا یہ ایک ہی کافی سبب سمجھا گیا ہو جو کہ اس وقت ان بہت سی اونچی جگہوں میں سے جو پاک زمین موجود تھیں۔ اس ایک اونچی جگہ کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق سلیمان جبعون کو گیا اور وہاں قربانی گذرانی۔ اور اُس کے بعد ہم یہ پڑھتے ہیں کہ قربانی گذراننے کے ایک رات بعد بادشاہ کو خواب ہوا جس میں یہوواہ اُس پر ظاہر ہوا اور اس سے نہایت ہی نادر وعدے کئے۔ پس جبعون میں یہوواہ کا ظاہر ہونا اس امر کے یقین کرنے میں کہ خیمہ اس جگہ میں کھڑا تھا دوسرا سبب ہے۔ کیونکہ ایسا خیال امر محال ہے کہ کوئی یہودی مصنف ہیکل کے تعمیر ہونے کے بعد (جبکہ سلیمان کے خواب کا یہ بیان لکھا جاچکا تھا) اس کہنے کی اجازت دیگا کہ خدا جو بت پرستی سے سخت نفرت رکھتا تھا کسی اونچی جگہ پر بسیار رحمت اور نادر مکاشفہ اپنا سلیمان کو عطا کریگا جس میں کہ تقریباً نصف بت پرستی ملی ہوئی تھی۔ اور زیادہ تر وہ جگہیں بتوں کی عبادت کے لئے مخصوص کی جاتی تھیں چنانچہ عموماً یہ اونچی جگہیں اس قسم کی تھیں۔ لیکن گر یہ تسلیم کرلیا جاوے کہ خیمہ جبعون میں کھڑا تھا تو سب کچھ صاف ہو جاتا ہے کہ کیوں سلیمان جبعون میں قربانی گذراننے کو گیا اور کیوں یہوواہ سلیمان پر اس جگہ ظاہر ہوا۔ اور کیوں یہ جگہ کل اونچی جگہوں سے اس پاک زمین میں "نگیدا" سب سے "ممتاز و بزرگ" کہلاتی تھی۔ پس ہم نے خیمہ کی ہستی کا ثبوت نہ صرف اس آیت سے بلکہ دوسری آیت مذکورہ بالا سے کافی طور پر کردیا۔

(۲) شہادت تواریخ کی کتاب سے

اب ہم دونوں کتابوں تواریخ کی طرف رجوع کرتے ہیں ان میں ہم کو متعدد آیات اس قسم کی ملتی ہیں جو صاف صاف اور قطعی شہادت اس امر کی دیتے ہیں کہ خیمہ جبعون میں نہ صرف سلیمان کے زمانہ میں موجود تھا بلکہ اس سے بہت پیشتر سے موجود تھا۔ واضح رہے کہ یہ دونوں تواریخ کی کتابیں حقیقت میں سموئیل اور سلاطین کی کتابوں کی تفسیریں ہیں یا ان میں کسی قدر اضافہ کردیئے ہیں



انتقال پُرملال

نہایت رنج اور افسوس سے تحریر کیا جاتا ہے کہ یہاں امریکن مشن کے واعظ بابو دلسن کو اپنے ایک نوجوان فرزند کی بیوقت موت سے سخت صدمہ پہونچا ہے۔ بڑے بابو صاحب کی ایک عورت ایک لڑکی اور دو جوان لیئق بیٹے پہلے فوت ہوچکے ہیں اور اب آخری عمر میں جو صدمہ ان کو اس تیسرے بیٹے کی موت سے پہونچا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ اگرچہ وہ عیسائی ہیں اور میں آریہ ہوں لیکن انسانی ہمدردی اور اُن کی خوش خلقی اور حلیم طبعی نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس صدمہ جانکاہ کی خبر آپ اور اُن کے دوستوں تک پہنچاؤں بابو صاحب کے بڑے صاحبزادے سرنگیریں ڈاکٹر ہیں۔ ان کے پاس مرحوم سرگرنی برائے تبدیل آب و ہوا گئے تھے۔ کیونکہ بیٹے کچھ بیمار رہ چکے تھے۔ اور ان کو ایک ہفتہ ہی ہوا تھا کہ یک لخت یکم مئی ۱۹۱۲ء کو اُن کی موت کا تار پہونچا۔ ایک بوڑھے باپ کے سامنے اس کے تین جوان بیٹوں ایک لڑکی اور اس کی عورت کا مرجانا ایک ایسا سخت صدمہ ہے جس کا برداشت کرنا سخت مشکل ہے۔ مرحوم کی ایک جوان بیوہ اور ایک لڑکی رہگئی ہے۔ انسانی ہمدردی سے مجبور ہوکر میں نے یہ خبر آپ تک پہونچائی ہے۔ اس اُمید سے کہ تمام مسیحی بھائی اُن کے ساتھ اس رنج میں شریک ہونگے۔ اور اپنے عقیدہ کے مطابق دنیا کے مالک پرمیشور سے پرارتھنا کرینگے کہ وہ اُن کو اور مرحوم کے پس ماندگان کو شانتی دیویں۔

راقم

وریا رتن پاراشر ہیڈ ماسٹر

آریہ مڈل سکول پٹھانکوٹ۔

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

دسواں باب

بیوی۔ (کھانا وغیرہ کھا چکنے کے بعد) بارش تو ابھی تک ہو رہی ہے۔ اچھا ہم اپنی اس بات یعنی پاکیزگی پر گفتگو کرینگے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ میں یہ ثابت کرکے دکھاؤنگی کہ پاکیزگی بتدریج حاصل نہیں ہوتی ہے۔ اپنی بائیبل نکالکر افسیوں ۵: ۲۵ و ۲۶ آیتوں کو پڑہیں۔

میاں: "اے شوہرو اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے کہ مسیح نے کلیسیا سے محبت کرکے اپنے آپ کو اُس کی خاطر موت کے حوالے کردیا تھا تاکہ اُس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کرکے مقدس بنائے" کلیسیا سے کیا مراد ہے؟

بیوی: کلیسیا سے مراد اس کے نجات یافتہ لوگ ہیں جب انسان کو نئی پیدائش حاصل ہوتی ہے وہ خدا کی بادشاہت میں شمار کیا جاتا ہے۔ خدا کی بادشاہت اور خدا کی کلیسیا دونوں سے ایک ہی مطلب ہے۔ اس کلیسیا کو جس میں نئی پیدائش حاصل کئے ہوئے لوگ ہیں۔ پاکیزگی کی ضرورت ہے اور یہ صاف کرنے اور دہونے سے ہوسکتا ہے۔ گناہ کی وہ نیچر جو ہر بچہ اور انسان میں ہوتی ہے اور جو قدرتاً ہم کو گناہ میں پھنساتی ہے پاکیزگی کے ذریعہ صاف کی جاتی ہے۔ یہ گویا ایک طرح کی دوائی ہے۔ جو کپڑے پر داغ کو دور کرکے اس کو صاف اور سفید بنا دیتی ہے۔ مسیح کا خون ہم کو تمام گناہ سے ہاں ہمارے نیچری گناہ سے بھی صاف کرتا ہے۔ داؤد فرماتا ہے کہ مجھے زوفہ سے صاف کر تو میں پاک ہوجاؤں گا۔ مجھے دہو اور میں برف سے زیادہ سفید ہوجاؤنگا۔ یہ سفیدی ہم کو بتدریج حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ ایکدم کی صفائی سے اب یوحنا ۱۵: ۲ کو پڑہیں۔

میاں: "ہر ایک شاخ کو جو میوہ نہیں لاتی وہ کاٹ ڈالتا ہے۔ اور ہر ایک شاخ کو جو میوہ لاتی ہے وہ صاف کرتا ہے تاکہ زیادہ میوہ لائے۔"

بیوی: یہاں آپ دیکھتے ہیں کہ وہ اس شاخ کا ذکر کرتا ہے جو اُس میں قائم ہے یعنی مسیح کا گنہگار۔ پھلدار شاخ کو جس سے مراد تبدیلی شدہ انسان ہے صاف کرتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے۔ اس سے یہ بھی سیکھتے ہیں کہ صاف کرنے سے مراد پاکیزگی ہے۔ پاکیزگی سے نیچر میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ ہماری بُری نیچر روح القدس کے بپتسمہ سے نکال دی جاتی ہے۔ اور یوں ہم الٰہی نیچر کے جو گناہ سے مبرا ہے حصہ دار بنجاتے ہیں۔

میاں: کیا وہ آدمی جس کو نئی پیدائش حاصل ہوئی ہو نجات یافتہ کہلا سکتا ہے؟

بیوی: بے شک

میاں: فرض کرو پاکیزگی کی تعلیم کو سنا بھی نہ ہو اور یہ تعلیم پائے بغیر مرجائے تو کیا وہ بہشت میں جائیگا یہ تمہارے مقدس اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

بیوی: کل رات مناد نے بیان کیا کہ وہ تمام جنکو ان کے گناہوں کی کامل معافی حاصل ہوگئی لیکن اُنہوں نے ایسی تعلیم کو نہیں سنا اگر مرجائیں تو بہشت میں جائینگے

باقی دارد

ضرورت

چرچ مشن سکول بہاولپور کے لئے ایک تجربہ کار بائیبل ٹیچر کی ضرورت ہے تنخواہ بیس روپے ماہوار ملیگی درخواستیں معہ نقول سارٹیفیکیٹ مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

ٹی۔ ایم لارنس ہیڈ ماسٹر چرچ مشن سکول

بہاولپور

جلسہ المنائی ایسوسی ایشن

سہارنپور سیمنری

گزشتہ سے پیوستہ

یروشلم کی کلیسیا نے روح القدس کو پایا اور جب تک یروشلم میں ایک ساتھ تھے بڑے زور شور سے کلام کی خدمت کرتے رہے اور بڑی وفاداری سے مسیح کی گواہی یروشلم میں دیتے رہے۔ کیونکہ وے سب مسیح کی گواہی دینے پر متفق تھے۔ ان میں تفرقے اور پھوٹ نہ تھی۔ وے سب ایک ہی ارادہ رکھتے تھے۔ اور اب جبکہ استفنس شہید ہوا اور ساؤلوس نے یروشلم کی کلیسیا پر بڑا ظلم کیا تو وے سب ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اور چاروں طرف پھیل گئے لیکن اپنی خدمت کو نہیں چھوڑا۔ جسم کی نسبت تو جدائی ہوئی لیکن خدمت کی نسبت یگانگت قائم رہی جو ارادہ انہوں نے یروشلم میں جماعتی طور پر باندھا تھا اس کو جدائی کی حالت میں شخصی حالت میں پورا کرتے رہے جو جہاں جاتا تھا وہ وہاں مسیح کی گواہی دیتا اور کلام کو سناتا تھا۔ اعمال ۸: ۴ میں لکھا ہے کہ "جو پراگندہ ہوئے تھے وے کلام کی خوشخبری دیتے تھے"۔ پس جسمی جدائی اور جماعتی علیحدگی ہم کو خدمت کی یگانگت سے جدا کرنے کا سبب نہیں ہو سکتی لیکن افسوس کہ کتنی دفعہ ہم جماعتی صورت میں ایک دوسرے کے ساتھ کسی کام کے کرنے کا وعدہ کرتے لیکن جب الگ ہوتے تو اس کا خیال بھی نہیں کرتے ہم لوگ جو اس المنائی ایسوسی ایشن میں شریک ہیں اس کے کتنے شرکا اس وقت یہاں بیٹھے ہیں کتنے ہیں جو اس مدرسہ علم الٰہی سے تعلیم پا کے چلے گئے اور کتنے ہیں جو اب تک تیاری حاصل کر رہے ہیں جب ہم مدرسہ علم الٰہی میں تھے یا ایک جماعت میں تھے تو مل کر کسی کام کو کرتے رہے۔ لیکن اب وہ وقت آ گیا کہ جس میں ہم ایک دوسرے سے جدا ہو کر اور الگ الگ جا کر اسی خدمت کو کریں کہ جس کو ایک عرصہ تک اس مدرسے میں مل کر کرتے رہے۔ کیا اس جدائی اور علیحدگی میں اس خدمت کی یگانگت بنی رہے گی۔ اس کی بڑی ضرورت ہے کہ یہ یگانگت قائم رہے اور ہم سب اپنی اپنی جگہ پر اس مشترک خدمت کو پورا کرتے رہیں اور یوں ہم کلیسیا اور ایسوسی ایشن کے مقصد کو پورا کر سکینگے اور آپس کی یگانگت میں قائم رہیں گے۔ جس کے لئے ہم یہاں پر مدت تک تیاری کرتے رہے۔ گو اس دنیا میں ہم ایک دوسرے سے پھر کبھی نہ مل سکیں پر تو بھی ضرور ہے کہ خدمت کے لئے روح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے۔

روحوں کو بچانے کی خدمت ایک بڑی اور جلالی خدمت ہے۔ جنکو یہ عطا کی گئی اُن کے لئے بڑے فخر کا باعث ہے۔ کاموں کے متعلق ہم دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں چند شخصوں کے اتفاق اور میل سے بڑے بڑے کام انجام پاتے اور بھاری بھاری بوجھ اٹھائے جاتے ہیں۔ اگر وے چند اشخاص کام کے وقت ایک دوسرے سے لڑیں یا اگر ان میں پہلے سے رنجش ہووے تو بتایئے کہ وہ کام کیسے پورا ہو سکتا ہے؟

باقی آئندہ

اشتہار

۱۔ انڈیا سنڈے سکول یونین کا امتحان بتاریخ ۹ جولائی ۱۹۱۲ء کو ہوگا۔

۲۔ مضمون یکم جنوری سے لیکر ۳۰ جون تک انٹرنیشنل لیسنز اور سنہلی آیتیں۔

۳۔ سوالات کے پرچے امتحان سے پانچ ہفتہ پیشتر درخواست کرنے پر مل سکتے ہیں۔

۴۔ دریافت طلب امور کے لئے ڈاکٹر جے۔ ایچ۔ آر۔ بن صاحب جالندھر شہر کو لکھنا چاہئے۔

شعروسخن

نظم

زہے فروغ عدیم المثالِ نورافشاں
بہر جلوہ فگن شد جمالِ نورافشاں۔
شعاع نورفشاندن بہ طارم خضرا
کرشمہ ایست زکسبِ کمالِ نورافشاں
بسانِ باغِ ارم گلشنِ عجب آراست
کہ نقطہ گل شد و مضمون نہالِ نورافشاں
شود کہ شمس و مہ و اختراں زوال پذیر
و لے مسیح نخواہد زوالِ نورافشاں۔
نصیر اہلِ سخن گر معاونت سازند
فزوں شود ہمہ جود و نوالِ نورافشاں

حقیر نصیر

ضرورت

۹/۲

مندرجہ ذیل عیسائی استادوں کی مشن ہائی سکول فتح نگر کے لئے ضرورت ہے۔

اول۔ ایک گریجوایٹ جو کہ انگریزی اور سائنس سکھلاوے دوم۔ ایک مولوی جو کہ اردو اور فارسی۔ سوم ایک جو کہ ہندی اور سنسکرت چہارم دو ایف اے یا انٹرپاس پانچویں اور آٹھویں جماعتوں کے واسطے ششم دو ورنیکولر مڈل پاس۔ تنخواہ بموجب تجربہ اور لیاقت کے دس روپیہ سے لیکر ۱۵۰ روپیہ ماہوار تک۔

درخواستیں معہ اسناد پاس ڈبلیو۔ ایل۔ مغل صاحب مینیجر فتحگڈھ یو۔پی آنی چاہئیں۔

مضامین

صحبت بد

بُری صحبت سے بڑھکر اور کوئی بُری چیز نہیں ہے۔ خصوصاً ناتجربہ کار نوجوانوں کے حق میں تو یہ سم قاتل کی تاثیر رکھتی ہے جس طرح بارود سے بھرا ہوا ایک بہت بڑا میگزین آگ کی ایک ہی چنگاری سے بھڑک کر اس تمام مکان کو بیخ و بن سے نیست و نابود کر دینے کا موجب ہوتا ہے اسی طرح صحبت بد عنفوان شباب میں نوجوانوں کو تباہ و برباد کر دینے کا ذریعہ ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ ؎

صحبت صالح ترا صالح کند۔

صحبت طالح ترا طالح کند۔

انسان جیسی صحبت میں رہیگا وہ ویسا ہی بنجائے گا۔ اکبر بادشاہ نے جن بچوں کو بھیڑیوں کے غاروں میں چھوڑ کر پرورش کرایا تھا بڑے ہو کر وہ بھیڑیے کی آواز ہی بول سکتے تھے۔ مہارانی کیکئی رام چندر سے نہایت درجہ محبت اور پیار کرتی تھیں لیکن دشٹ داس منتھرا کی بُری صحبت کے زیر اثر ہو کر اپنے اس پیارے رام کو بن و باس دلوانے پر مجبور ہوئی جو نوجوان بُرے آدمیوں کی صحبت میں بیٹھے ہوتے ہیں جنکو بدچلنی اور بدمعاشی کا اُمڈا ہوا دریا دبادب کاٹتا چلا جا رہا ہے اگر تم اپنی تمام زندگی راحت اور نیکنامی سے بسر کرنا چاہتے ہو اگر تم کو اپنے جسم و جان کی بہبودی مدنظر ہے تو ہمیشہ ایسے دوست منتخب کرو جنکے چال چلن پر تم کو پورا پورا بھروسہ اور اعتماد حاصل ہو۔ بدچلن آدمی سے مطلق کوئی سروکار نہ رکھو

س۔ا

انتخاب الاخبار

امریکہ کے جج کا اپنی استری پر جرمانہ کرنا

چند دن گذرے امریکہ کی ریاست الاسنز کے شہر برمنگ میں جج ہمین نے اپنی استری پر ہتک عدالت کے الزام میں ۵ پونڈ جرمانہ کیا۔ اس کے دلچسپ حالات یہ ہیں۔ جج ہمین نے اپنی استری سے ایک دن پہلے وعدہ کیا تھا۔ کہ عدالت کے برخاست ہونے کے بعد وہ اس کے ساتھ بازار میں خرید و فروخت کرنے کے لئے جائے گا۔ چنانچہ اس کی استری عدالت برخاستگی سے چند منٹ پیشتر عدالت کے کمرہ میں بیٹھ گئی۔ اس وقت جج ہمین نے ایک مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم کو ۲ پونڈ جرمانہ اور جزیہ کی سزا دی لیکن چونکہ ملزم کے پاس اس وقت نقد روپیہ نہ تھا۔ اس لئے جج نے اسے حوالات میں دینے کا حکم فرمایا۔ یہ حکم سنکر جج صاحب کی استری سے رہا نہ گیا اور اس نے اونچی آواز میں کہا "یہ سخت ظلم ہے" جج صاحب نے اونچی آواز میں کہا "خاموش" لیکن مسز ہمین جج صاحب کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دلیل دیتی رہی۔ جج نے پھر اپنی استری کو کہا "خاموش رہو" ورنہ تم پر جرمانہ کیا جائیگا۔

اس پر اس کی استری کو بھی غصہ آگیا اور مسز ہمین کہنے لگی "بڈھے میاں تم اپنے آپ کو چالاک سمجھتے ہو ذرا گھر تو چلو" جج کو ان الفاظ پر سخت غصہ آگیا۔ اور اس نے اپنی استری پر پانچ پونڈ جرمانہ کیا۔ اور ایک گھنٹے کے اندر ادا کرنے کا حکم دیا"

لیکن مسز ہمین نے کہا کہ "میرے پاس روپیہ نہیں ہے میں جرمانہ ادا نہیں کر سکتی۔

اس پر جج صاحب نے چپراسی کو حکم دیا کہ اگر مسز ہمین ایک گھنٹہ کے اندر جرمانہ ادا نہ کر سکتی تو اسے حوالات میں دیا جائے۔ جج کے اس سخت حکم پر مسز ہمین روتی ہوئی چپراسی کے ساتھ اپنے بینک کو گئی اور اپنے پرائیویٹ حساب میں سے ۵ پونڈ جرمانہ ادا کر کے مخلصی پائی۔

بعد میں جج نے اپنی استری کو سمجھایا اور کہا کہ چونکہ تم نے عدالت کی تحقیر کی تھی۔ اس لئے میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ مسز ہمین بھی اپنی بے وقوفی پر نادم ہوئی اور آئندہ کے لئے اقرار کیا کہ وہ اپنے پتی کے قانونی معاملات میں دخل نہ دے گی۔

امریکہ کے اخبارات جج ہمین کی اس انصاف پسندی کی خوب تعریف کر رہے ہیں۔

بھارت کے تعلیمیافتہ لوگوں کی صحت کیوں خراب ہے؟

رائے بیجناتھ صاحب سابق جج

آگرہ کے نام سے ناظرین ناواقف نہ ہونگے۔ رائے صاحب کچھ عرصہ سے ہندوستان کے تعلیمیافتہ لوگوں کی صحت کے زوال اور ان میں اموات کی کثرت اور جلدی کے اسباب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اب انہوں نے چند سوالات شایع کر کے ہندوستان کی یونیورسٹی کے طلبا سے ان کے جواب طلب کئے ہیں۔ اور جواب دینے والوں کو چند مفید کتابیں بھی انعام دینے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ سوالات یہ ہیں۔

۱۔ بچپن سے لیکر ۱۵ سال کی عمر تک طلبا کی والدین کس طرح پرورش کرتے ہیں۔ ان کو خوراک اور لباس کیسا دیا جاتا ہے اور گھر پر کیا تعلیم دیجاتی ہے۔

۲۔ سکولوں کی تعلیم کا لڑکوں پر کس قدر بوجھ ہوتا ہے اور موجودہ طریقہ امتحانات کا ان کی صحت پر کس قدر اثر ہوتا ہے۔

۳۔ کالجوں میں ان کی زندگی کیسی گزرتی ہے کس

طریقہ سے طلبا بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں۔ کس قسم کی غذا کھاتے ہیں۔ کونسی کھیلیں کھیلتے ہیں اور بورڈنگ ہاوس میں فی طالب علم اوسطاً کس قدر روپیہ صرف ہوتا ہے۔

۴۔ آیا کورس مقررکردہ یونیورسٹی طلبا تو نہیں اور کیا وقت مقررکردہ کے اندر ختم ہو جاتے ہیں۔

۵۔ یونیورسٹی کے امتحانات میں کس اوسط سے طالب علم پاس ہوتے ہیں اور کیا خاص وجوہ ناکام کی ہیں۔

۶۔ کیا ایک ایک مضمون میں امتحان پاس کرنے کا طریقہ جاری ہو۔ یعنے ایک میں ناکامی تمام مضامین میں ناکامی نہ سمجھی جاوے تو اس سے طلبا کو فایدہ پہونچے گا۔

۷۔ کالجوں میں فیصدہ کس قدر طلبا شادی شدہ اور کس قدر غیر شادی شدہ ہیں۔

۸۔ طلبا میں کون عام رائج بیماریاں ہیں اور یہ کس کا سوالیہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ آجکل طالب علموں اور تعلیمیافتہ ہندوستانیوں کی اوسط زندگی کیا ہے۔ (آریہ گزٹ)

نائب وزیر ہند ہندوستان آئینگے

[معلوم ہوا ہے کہ آئندہ موسم]

سرما میں نائب وزیر ہند ہندوستان میں تشریف لائینگے تاکہ وہ بذات خود انڈیا کے پولٹیکل معاملات اور دیگر اہم کاروبار کو دیکھ بھالکر حقیقی واقفیت بہم پہونچا سکیں پچھلے دنوں بادشاہ سلامت کے ہمراہ وزیر ہند ہندوستان ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ موقعہ ایسا نہ تھا کہ آپ اس میں حصہ لیتے ہمارے خیال میں اب خود سلطنت کے اعلی ارکین کو محسوس ہو گیا ہے کہ ہندوستان کی پولٹیکل حالت بچشم خود ملاحظہ کرنی چاہئے۔ صاحب وزیر یا نائب وزیر ہند ہندوستان کے وایسرائے سے بالاتر ہیں اور انگلستان میں بیٹھکر ہندوستان کی نگرانی کرتے ہیں۔ اگر دوسرے تیسرے سال ہندوستان کا پھیرا مار جایا کرینگے تو نہ صرف وہی ملک کی اصلی حالت سے واقف ہو جائینگے۔ بلکہ ملک کو بھی اپنی ضروریات کو خاطر خواہ اُن کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ حاصل ہوا کریگا۔ اور اکثر ایسے سوالات کی ابھی پارلیمنٹ میں نوبت نہ آیا کریگی جن کے جواب میں کچھ معلوم نہیں کوئی خبر نہیں آئی کہدیا جاتا ہے۔ اب ہندوستان کے بھلے دن نظر آرہے ہیں کہ جو حکومت کو خود ایسی باتوں کا خیال ہوتا جاتا ہے۔ بہرحال نائب وزیر ہند کی آمد کی خبر پولٹیکل حلقہ میں ایک خوشی پیدا کریگی اور ہندوں میں وہ امید میں ابھی سے اچھلنے لگینگی کہ جنکا اظہار کرنا ضروری ہے۔ (میونسپل گزٹ صدائے ہند)

لیمپ سے نقصان جان

[کلکتہ کی خبر ہے کہ اس روز]

ایک آسودہ حال بنگالی مسمی ہیرالال سرکا ساکنہ واگنج اپنے مکان میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں مٹی کے تیل کا ایک جلتا ہوا لیمپ لئے ہوئے جا رہا تھا کہ اچانک ہی ٹھوکر لگکر گرپڑا اور لیمپ کا تیل اس کے کپڑوں پر پڑا جس سے اس کے تمام کپڑے جل اُٹھے اور تھوڑی ہی دیر بعد جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ افسوس۔

رسید زر

سردار اتم سنگھ ۱۹۱۳ء پادری کے بی سرکار ۱۹۱۳ء بابو ابراہیم ۱۹۱۳ء مسٹر مہتاب مل ۱۹۱۳ء مسٹر سٹڑ پریم سبھا ۱۹۱۳ء مستری چندہ سنگھ ۳ ماہ بقایا ۱۹۱۳ء رابرٹ داوابی ۶ ماہ ۱۹۱۳ء بائیس ریڈنگ روم ۱۹۱۳ء بوئز ریڈنگ روم ۱۹۱۳ء مسٹر جے سی نکلس ۱۹۱۳ء بابو اقبال مسیح ۱۹۱۳ء مسٹر جے جارس ۱۹۱۳ء مس وار برٹن بوجہ بقایا ۱۹۱۳ء مسٹر کاربٹ بقایا ۱۹۱۳ء مسٹر رحیم بال بقایا ۱۹۱۳ء پادری رحیم سنگھ بقایا ۱۹۱۳ء پادری ایچ سی وٹیٹی ۳ کاپی ۱۹۱۳ء مسٹر جارج کیلب ۱۹۱۳ء مسٹر منظور داس ۱۹۱۳ء

ماسٹر اقتدار ۱۹۱۳ء پادری وریاداس ۱۹۱۳ء مسٹر جے گڈین ۱۹۱۳ء مسٹر ایس مسیح ۱۹۱۳ء مسٹر نصیرالدین خاں ۱۹۱۳ء پادری فضل الدین ۱۹۱۳ء پادری جے ایچ آرسن ۱۹۱۳ء مسٹر بی ٹیکا سنگھ ۱۹۱۳ء بابو عیدہ خاں ۱۹۱۳ء پادری میکنزی واسطے مسیح دیال ۱۹۱۳ء

ضرورت

عیسے نگری چک نمبر ۲۴۳ ضلع لائلپور کے چرچ مشن اینگلو ورنیکیولر اپرپرائمری سکول کے لئے ایک تجربہ کار ٹرینڈ جونیر ورنیکیولر سندیافتہ اُستاد کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت اور تجربہ کے ہوگی درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

بخدمت جناب بزرگ پادری کینن جے علی بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ مشنری گوجرہ

المشتہر:۔ جے مارشل ہیڈماسٹر مشن سکول عیسے نگری۔

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

تیل ہے تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگاو۔ لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایک بار اگر اس نایاب تیل کو سر کے بالوں پر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلایق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے۔

قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں۔

ملنے کا پتہ:۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۳ بمبئی۔

انجیل برنباس

من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ۔

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری ہیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب

جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہے۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودہیانہ

رومن اُردو ۲ر۔ فارسی اُردو ۲ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مددی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۵ر +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر

اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے، کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہے +

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



پچیس برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان
فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہی

جیبی گھڑیاں

میٹل پرخیاط واچ قیمت ؎
میٹل سورج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۲ برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت عہ گارنٹی ۲ برس
میٹل پروائزر واچ قیمت ؎ گارنٹی ۵ برس
میٹل برانلیور واچ قیمت سیعہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں ہوگرے کی چابی والی اور
دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت عہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ
ان کے علاوہ ٹائم پیس عہ سے لیکر ؎ تک
کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ؎
سے لیکر مالیہ تک اور دیوار پر لگانے کے کلاک
اور میٹھک کلاک عہ سے لیکر ؎ تک ملینگے +
زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہے +
مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہی بیوپاریوں
کو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ چنی لال چھگن لال
بمقام ۲۹۸ عبد الرحمان اسٹریٹ ۔ بمبئی ۔

ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گری درد کچھ نہیں ہوگی نہ جسم ستانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں ۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیے ۔ قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہوجاتا ہی ۔ یہہ دوا لحظہ میں اُس کو پانی کردیتا ہی ۔ درد ریاح جیسے ٹیس چمک ٹیک رگوں میں لہریں ۔ کن کٹی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہی ۔ درد وغیرہ نصف سر میں ہو ۔ دور ہوجاتا ہی اسلئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک ۵ر آنہ +

المشتھر
ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن ۵ وہ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی ۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۱ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے ۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم ۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گنوتم راؤ کیشو اوشدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں ۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں ۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہی اور ان سے پیدا ہونے والی بے مقدار بیماریاں لقوا گٹھیا ۔ منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یادداشت میں کمی ہونا ۔ چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا اور سیاہ داغ پڑنا ۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا ۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کر آنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چمڑے عارضوں پر یہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ۱ر +

ملنے کا پتہ :۔ گنوتم راؤ کیشو
کا دواخانہ ٹھاکر دوار ۔ بمبئی

پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا